روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۴ | اتوار - ۲۸ - صفر - ۱۴۱۵ھ ' ۷ - ظہور ۱۳۷۳ ہش ' ۷ - اگست ۱۹۹۴ء

نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ

تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔ چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردیٔ خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جن کو امام جماعت سے زیادہ محبت ہوتی ہے وہی آپس میں زیادہ محبت کرتے ہیں

جو خدا سے محبت کرتے ہیں وہ دینی خدمت کرنے والوں سے نفرت کر ہی نہیں سکتے

خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۱۰- احسان ۱۳۷۳ ہش (۱۰- جون ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:

یہ آیات کریمہ جن کی پچھلے دو خطبات میں تلاوت کر چکا ہوں انہی کا مضمون جاری ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں چند اعلانات کرنا چاہتا ہوں۔

دینی اجتماعات کا ذکر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ آج سے ان کے اجتماعات شروع ہو رہے ہیں اس لئے ان کو بھی خصوصیت سے دعاؤں میں شامل کیا جائے۔ جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کا ۵واں جلسہ سالانہ کل ۱۱ جون سے شروع ہو رہا ہے۔ دو دن جاری رہے گا۔ اس میں پہلے دو دن تو علمی تقاریر اور جو جماعت کے روایتی پروگرام ہیں وہ ہونگے لیکن ایک دن پھر آخر پہ مذہبی رواداری کے نام پر سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنے نمائندے بھیجیں اور اپنے مذہب کے نکتہ نگاہ سے اس پر روشنی ڈالیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ بڑے بڑے اہم نمائندوں نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے اور وہ اس سیمینار میں شریک ہونگے۔ مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ یارک (کینیڈا) کا تیسرا جلسہ سالانہ اور اجتماع ۱۲- جون بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ آل آندھرا پردیش خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کل ۱۱- جون سے شروع ہو رہا ہے۔ اور اس کے بعد جلسہ پیشوایان مذاہب ہو گا۔ لجنہ اماء اللہ میونخ ریجن کا ایک روزہ سالانہ اجتماع کل ۱۱- جون کو منعقد ہو رہا ہے۔

بہت سے ایسے اجتماعات ہیں جو اور بھی جگہ ہو رہے ہونگے۔ بعضوں کو موقع مل جاتا ہے وقت پر اطلاع دے دیتے ہیں۔ بعضوں کی اطلاعیں بعد میں ملتی ہیں۔ بعضوں کو وقت پر یاد بھی نہیں رہتا مگر خواہش سبھی کی ہوتی ہے۔ جہاں جہاں بھی دینی اغراض سے جماعت احمدیہ کسی بھی رنگ کے دینی اجتماع منعقد کر رہی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ خالصتاً للہ اکٹھے ہوں۔ خالصتاً للہ جدا ہوں۔ اور ان کے ملنے میں بھی برکتیں ہوں اور ان کی جدائیوں میں بھی برکتیں ہوں۔

آپس میں محبت کرنے والوں سے اللہ کی محبت حضرت عبادہؓ بن صامت روایت کرتے ہیں' یہ کہتے ہوئے کہ میں آپ سے صرف وہی بات بیان کروں گا جو من وعن میں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے الفاظ میں کوئی روایت پیش نہیں کی بلکہ وہ الفاظ یاد رکھے اور یہ روایت بیان کرتے وقت یہ کہا کرتے تھے کہ میں وہی بات کہوں گا جو بعینہٖ میں نے حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور غالباً یہ غیر معمولی احتیاط اسی لئے انہوں نے برتی ہے۔ کیونکہ حدیث قدسی میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بات خدا کی طرف منسوب کریں تو وہ کلام غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے اور من وعن ویسا ہی بیان کرنا ضروری ہے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری وجہ سے آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی ہے۔ اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی ہے۔ اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی ہے۔ اور صلہ رحمی کرنے والوں پر بھی۔ یہ آخری جو فقرہ ہے' صلہ رحمی کرنے والوں پر بھی' اس کے متعلق ان کے ضمیر کی احتیاط نے پھر تقاضا کیا کہ مجھے یہ بعینہٖ یاد نہیں غالباً یہی کہا تھا۔ اس لئے احتیاطاً یہ کہا کہ یا تو بالکل یہی الفاظ تھے۔ صلہ رحمی کرنے والوں پر یا یہ فرمایا تھا کہ ایک دوسرے سے میری خاطر ملنے جلنے والوں پر۔ بھی اللہ پر ان کی محبت فرض ہو جاتی ہے۔

آج کے جتنے اجتماعات ہیں۔ وہ خدا کے فضل کے ساتھ محض للہ ہیں اور جماعت کے تمام اجتماعات محض للہ ہوتے ہیں۔ کوئی میلہ ٹھیلہ مراد نہیں ہوتی یا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ اور اس کے ساتھ ہی آپس کے تعلقات کے روابط بڑھتے ہیں اور ان اجتماعات میں شامل ہونے والے ایک دوسرے

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جلسہ سالانہ کے مقاصد میں جو بات بیان فرمائی ۔ کہ محض للہ یہاں آؤ اور دین سیکھو آپس میں محبتیں بڑھاؤ اور ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرو۔ اس طرح جماعت میں ایک عالمگیریت آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور آپ اگر اپنے طور پر سوچیں تو وہ لوگ جن کو مرکزی جلسوں میں آنے جانے کے موقعے ملتے رہے ہیں یا مہمانوں کی خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے وہ جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے تعلقات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ دنیا میں کوئی اور جماعت اور کوئی قوم یہ دعویٰ ہی نہیں کر سکتی کیونکہ کثرت کے ساتھ اللہ کے نام پر ایک جگہ اکٹھے ہونے والے جو مختلف ملکوں قوموں اور مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھتے ہیں کہیں اور اکٹھے نہیں ہوتے۔ اور آپس میں پھر ایک دوسرے سے ان کی محبتیں نہیں بڑھتیں۔ انگلستان کی جماعت میں جب تک یہ انٹرنیشنل جلسہ شروع نہیں ہوا تھا ان کو اس بات کا ذائقہ ہی نہیں تھا کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے۔ اتفاقاً کوئی باہر سے آگیا اور شامل ہو گیا۔ اب یہ دیکھتے ہیں کہ کس طرح ہر جلسے پر دنیا بھر سے لوگ کھنچے چلے آتے ہیں اور مختلف رنگوں اور مختلف نسلوں کے اور جب ایک مقامی آدمی کی ان پر نظر پڑتی ہے تو بلاشبہ محبت کی نظر پڑتی ہے۔ کئی دفعہ گذرتے ہوئے میں نے دیکھا ہے کہ کوئی غیر ملکی کھڑے ہیں اور ساتھ ارد گرد مقامی لوگ جمگھٹا کر کے کھڑے ہیں اور بڑے غور سے اور پیار سے ان کو دیکھ رہے ہیں اور ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مصافحے کرے اور ان سے تعلقات بڑھائے۔ یہی حال آنے والوں کا ہوتا ہے۔ جاتے ہیں تو بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔ اور واپس جا کر جو خطوط لکھتے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ مقامی لوگوں سے ہی نہیں جو دوسرے ملکوں سے وہاں آئے تھے ان سے بھی ان کے تعلقات بڑے گہرے ہو گئے ہیں۔ اور پھر آپس میں خط و کتابت کے سلسلے چل پڑتے ہیں۔ ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں کہ تم ہمارے ملک میں بھی آؤ۔ یہ عالمگیریت جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی ہے۔ (۔) ہمارے دل میں بھی للّٰہی محبت پیدا ہوئی اس لئے اسی محبت کے صدقے اسی محبت کے رابطے سے ہمارے آپس کے تعلقات بڑھ رہے ہیں۔ لیکن ہم کتنے ہیں جو اس بات کو سوچتے ہیں۔ بسا اوقات ملنے والوں کو تعلق بڑھانے والوں کو خیال ہی نہیں آتا کہ یہ سلسلہ کیا ہو رہا ہے اور کہاں سے چلا تھا۔ یہ جو حدیث میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہے یہ ساری جلسوں کی روح اس کے اندر شامل ہے (۔)

للّٰہی محبت سے طاقت پیدا ہوتی ہے

للّٰہی محبت سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ مضمون ہے جو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اس طاقت ہی کے نتیجے میں اجتماعیت بنتی ہے اسی طاقت کے نتیجے میں اطاعت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ للّٰہی محبت کو نکال دیں تو پیچھے کچھ بھی نہیں رہے گا۔ جمعیت جو بظاہر توحید کے نام پر 'ایک عظیم مقدس نام پر عالمگیریت کا دعویٰ کرتی ہے وہ منتشر ہو کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔ (بیت) کا (بیت) سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے فرد کا فرد سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اور صلہ رحمی کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ پس اگر صلہ رحمی بھی فرمایا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو اس مضمون کی تکمیل ہوئی ہوگی۔ میرا ذاتی رجحان یہی ہے کہ آپ نے صلہ رحمی ہی فرمایا ہوگا ان کو جو شک پڑا ہے' راوی کو' اس وجہ سے شک پڑا ہے کہ مضمون جو عالمگیریت کا ہے۔ سب بھائیوں کا اللہ کی خاطر محبت کرنے کا۔ یہ صلہ رحمی کا کیا ذکر آگیا۔ اپنی طرف سے تو پورا یاد کیا تھا اور نفس گواہی دیتا تھا کہ یہی ہے جو مجھے یاد ہے تبھی شروع میں دعویٰ کیا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں گا لفظاً لفظاً وہی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے۔ آخر پر پہنچ کر جو شک ہے دراصل یادداشت کا شک نہیں' مضمون کا شک پڑا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو للّٰہی محبت کی باتیں کرتے ہیں تمام دنیا کے ہر قوم سے تعلق رکھنے والے اس محبت میں باندھے جاتے ہیں۔ وہاں رشتوں کی محبت کی کیا بحث ہے۔ لیکن صلہ رحمی کا اس سے ایک گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ قرآن کریم عدل اور احسان کے بعد ایتاءِ ذی القربیٰ کی بات کرتا ہے۔ احسان میں کون سے خونی رشتے ہوتے ہیں۔ احسان کا مضمون ہی دراصل عالمگیریت سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ یہ مضمون برابر تعلق رکھتا ہے اور کوئی فرق نہیں ہے تو سوال یہ ہے کہ پھر ایسی بات کہہ کر احسان کا مضمون بیان کر کے جس کا بنی نوع انسان سے اور انسان کی عالمگیریت سے تعلق ہے اچانک مضمون کا رخ صلہ رحمی کی طرف پھیر دینا اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا ذکر کر دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ جو معنے وہاں رکھتا ہے وہی معنی یہاں رکھتا ہے مراد یہ ہے کہ للّٰہی محبت ایسی بڑھتی کہ اس میں پھر سوچوں کے دائرے ختم ہو جائیں۔ یہ سوچ کہ ہمیں محبت ہونی چاہئے یہ اگر کام دکھا رہی تھی تو پھر غائب ہو جائے۔ اور اس کی جگہ ایسا تعلق لے لے جس میں سوچوں کا کوئی دخل نہیں ہوا کرتا۔ ماں بیٹے سے محبت کرتی ہے تو یہ سوچ کر تو نہیں کرتی کہ مجھے محبت کرنی چاہئے۔ بیٹا ماں سے پیار کرتا ہے یہ سوچ کر تو نہیں کرتا کہ مجھے پیار کرنا چاہئے۔ اسی طرح رحمی رشتوں کا حال ہے۔ تو فرمایا کہ صلہ رحمی کرو۔ یعنی ایسا تعلق قائم کرو بنی نوع انسان کے ساتھ اللہ کی خاطر کہ وہ تمہارے خونی رشتے بن جائیں اور خونی رشتوں کی طرح پاک صاف اور دلیل کی احتیاج سے بالا ہو جائیں کوئی دلیل کی ضرورت نہ رہے۔ ازخود تعلق دل سے پھوٹے اور امر واقعہ یہ ہے کہ آج کی دنیا میں جماعت احمدیہ اس مضمون کے اطلاق کا ایک زندہ اور پاکیزہ نمونہ ہے۔ آپ بے شک اپنی یادوں کو کرید کر دیکھیں آپ نے جب جلسوں میں شرکت کی ہے۔ جہاں للّٰہی لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو کبھی آپ نے افریقہ سے آئے ہوئے سے اس لئے محبت نہیں کی کہ مجھے کرنی چاہئے۔ کسی فجی آئی لینڈ کے آئے ہوئے دوست سے یہ تعلق نہیں باندھا کہ چونکہ ایسا ہونا چاہئے کہ اس لئے میں تعلق قائم کروں گا۔ دل سے ازخود محبت پھوٹتی ہے۔ اسی طبعی محبت کا نام صلہ رحمی ہے۔ ( ) جماعت احمدیہ جن خطوط پر آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ وہی نمونے ہیں جن کو پیدا کرتی ہوئی اور آگے بڑھاتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔

اللہ کی نعمت نے محبت پیدا کی ہے

پس جیسا کہ میں پہلے بھی اس مضمون کو نئے آنے والوں کے تعلق میں بیان کر چکا ہوں۔ آج پھر آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ جو خدا نے آپ کو نعمت عطا فرمائی ہے اور آپ کو معلوم بھی نہیں تھا کہ کیسے عطا ہوئی ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے وسیلے سے دوبارہ عطا ہوئی ہے (۔) پس اس نصیحت کو یاد رکھیں۔ اللہ نے دوبارہ یہ نعمت اپنے فضل سے عطا کی ہے۔ اور نعمت کے سوا دل نہیں باندھے جا سکتے۔ (۔) اگر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا تصور اپنے میں سے نکال دیں تو آپ میں سے کسی کو دوسرے کی پرواہ نہیں رہے گی۔ اور اس تعلق کو (امامت) آگے بڑھا رہی ہے۔ اور وہ تعلق پھر (امامت) کی ذات میں مرکوز ہوتا ہے اور پھر آگے چلتا ہے۔ (۔)

امام جماعت سے محبت اور احبات جماعت کی باہمی محبت گہری منسلک ہے

پس یہ بھی امر واقعہ ہے جیسی محبت (امام) کو جماعت سے ہوتی ہے یا جماعت کو (امام) سے ہوتی ہے اس کی کوئی مثال دنیوی تعلقات میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ اور یہی محبت ہے جو پھر انتشار کرتی ہے آپس میں جس طرح ایک مرکز پر شعائیں اکٹھی ہوں اور پھر منتشر ہو کر ارد گرد پھیلیں۔ وہی کیفیت ہے۔ یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی آپ کے آپس میں للّٰہی تعلقات بڑھیں گے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو میں اپنی ساری زندگی کی تاریخ اور تجربے پر نگاہ ڈال کر بیان کر رہا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے جن کو (امام جماعت) سے زیادہ محبت ہوتی ہے وہی آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ جن کے دل میں بغض اور دوریاں ہوتی ہیں وہ آپس میں بھی بغض کرتے اور ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں۔ پس اگر آپ نے اس نعمت کو پکڑے رہنا ہے تو (۔) اللہ کی رسی پر اجتماعیت کے ساتھ مضبوطی سے ہاتھ ڈال دیں۔ ایسا ہاتھ ڈال دیں کہ (اس سے جدا نہ ہوں) یہ مضمون صادق آئے۔ پھر اس ہاتھ کا چھٹنا ممکن نہ رہے۔ اگر ایسا ہو تو آپ کی آپس کی محبت کی ہمیشہ کے لئے ضمانت ہے کوئی دنیا کی طاقت آپ کو پارہ پارہ نہیں کر سکتی۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کے دلوں کو پھاڑ نہیں سکتی۔ (۔) حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی وساطت سے اس زمانہ ہم نے (۔) ایک زندگی پائی۔ وہ زندگی جو ہمیشہ سے تھی مگر وہ مردہ تھے جن پر یہ اثر نہیں کر رہی تھی۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی آمد سے ہم نے اسے زندہ محسوس کیا اور اسی زندگی سے ہمارے محبت کے رشتے زندہ ہو گئے۔ ہمارے دل دوبارہ دھڑکنے لگے۔ ہم میں اجتماعیت کا احساس پیدا ہوا۔ یہ جب تک زندہ رہے گا ہم دنیا کو (ایک قوم) بناتے رہیں گے۔ یہ طاقت ہمیں خدا سے نصیب ہوئی ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت یہ طاقت ہم سے چھین نہیں سکتی۔ راز اس کا وہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ اس کو سمجھیں اس پر قائم ہو جائیں تو آپ کے اندر مزید مقناطیسی طاقتیں پیدا ہو جائیں گی۔ تو آپ بڑی قوت کے ساتھ نئے آنے والوں کو اپنے ساتھ کھینچیں گے۔ اور یہ اجتماعیت کا دائرہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اللہ کرے کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ان نصیحتوں کو سمجھنے اور حرز جان بنانے کی' یعنی جان میں سب سے پیارا وجود سمجھنے کی طاقت عطا فرمائے۔

روحانیت کا حرف آخر

اب اس کے مختلف اظہار ہیں۔ ان اظہارات سے آپ اپنی محبتوں کے جائزے لے سکتے ہیں۔ ان کا تجزیہ کر سکتے ہیں کہ کس حد تک آپ للّٰہی محبت کے اہل ہیں یا للّٰہی محبت کرنے والے اور واقعتہً اپنی زندگی کے روزمرہ اعمال سے ثابت کرنے والے ہیں کہ

آپ کو ایک دوسرے سے اللہ کی خاطر محبت ہے۔ فرماتے ہیں 'اول تو یہ بات' میں یہ بات پھر دہرانا چاہتا ہوں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی کہ اللہ فرماتا ہے کہ میری محبت ان پر واجب ہو گئی۔ جو للّٰہی محبت مجھ سے 'میری وجہ سے کرتے ہیں مجھ پر فرض ہو گیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں۔ یہ مضمون روحانیت کا حرف آخر ہے۔ تمام مذاہب کا اعلیٰ مقصد بندے کو خدا سے ملانا ہے۔ اور خدا کی محبت کے آداب سکھانے ہیں وہ رستے بتانے ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ سے محبت کر سکتا ہے۔ ان رستوں کی تفصیل پر جائیں تو بہت مشکل رستے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مقامات پر بڑی بڑی ٹھوکریں آتی ہیں اور بے شمار ایسے مقامات ہیں جہاں یوں لگے گا کہ سانس اکھڑ گیا ہے اور چلنا دوبھر ہو گیا ہے۔ لیکن یہ وہ محبت کا رستہ ہے جو سب رستوں سے زیادہ آسان ہے۔ اور تمام نصیحتوں کی جان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری خاطر آپس میں پیار کرو گے تو وہ پیار تو ایسا ہے جو تم جان سکتے ہو دیکھ سکتے ہو۔ مجھ سے جو پیار کرتے ہو تم کئی دفعہ دھوکے میں رہتے ہو تمہیں پتہ ہی نہیں لگ سکتا وہ پیار ہے بھی کہ نہیں۔ اس پیار کی کچھ علامتیں ہیں جو ظاہر ہونی چاہئیں۔ جو اللہ ہمیں بتاتا ہے۔(-) کہ یہ علامتیں یہ ہیں کہ اگر تم سچی محبت مجھ سے کرتے ہو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ کیونکہ ان سب کا رشتہ مجھ سے ہے۔ میرے رشتے کی خاطر ان سے تعلق بڑھاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی ذات پر تمہاری محبت فرض کر لوں گا۔ اگر کسی مذہب میں اس بات کی ضمانت مل جائے کہ اس کے پیروکاروں پر اللہ کی محبت فرض ہو گئی تو اس سے بڑی کیا نعمت ممکن ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا یہ نصیحت روحانیت کے مضمون کا حرفِ آخر ہے۔ اس سے بلند تر کوئی نصیحت نہیں ہو سکتی تھی۔ کتنی سادہ اور کتنی آسان ہے۔ لیکن روز مرہ کی جو علامتیں ہیں ان پر بھی غور ضروری ہے۔ ان پر نظر ڈالے بغیر ہم پہچان نہیں سکتے کہ ہماری محبت محض ایک فرضی محبت تھی یا سچی اور حقیقی تھی۔

فرماتا ہے میری محبت واجب ہو گئی اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی۔ اب جلسہ پر بھی جب دوست تشریف لاتے ہیں اس کے علاوہ بھی جب ایک احمدی دیکھتا ہے کسی دوسرے احمدی کو کوئی ضرورت ہے تو اس پر کمربستہ ہو جاتا ہے کہ کسی طرح اس کی ضرورت کو پورا کرے۔ اور یہ روز مرہ عام طور پر جاری وساری مضمون ہے (-)

جہاں جھگڑے ہوں وہاں ایمان اٹھ چکا ہوتا ہے

پس خدا کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنا۔ خدا کی خاطر ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنا یہ اللہ کی محبت کی ایک علامت ہے در حقیقت اور اسی لئے للّٰہی محبت کی شرطوں میں اسے داخل فرمایا گیا ہے۔ پھر فرماتا ہے اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو گئی۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جو حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور خدا سے محبت کرتے ہیں تو دینی خدمت کرنے والوں سے نفرت کر ہی نہیں سکتے۔ یہ ناممکن ہے۔ اس لئے جب بھی کہیں جماعتوں سے مجھے اطلاع ملتی ہے کہ دھڑے بندیاں ہو گئی ہیں اور کچھ لوگ ہیں جو امیر اور ان کے ساتھیوں کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور پھر اکٹھ کر کے ایک دوسرے کے ساتھ مشورے کر کے کسی اور کو امیر لانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ وہاں سے ایمان اٹھ چکا ہے۔ اور خدا کی محبت کا کوئی اثر ان لوگوں کے دلوں پر باقی نہیں۔ کبھی بعض دفعہ میں نے بہت سخت خطبے اس مضمون پر دیئے ہیں اور بعض دفعہ مجھے لوگ لکھتے ہیں کہ چھوٹی سے بات تھی آپ سمجھا دیتے بات کہہ دیتے آپ اتنے زیادہ جلال میں کیوں آجاتے ہیں؟ ایک دوست نے مجھے لکھا کہ جب جرمنی کے خطبے کے وقت آپ بیان کر رہے تھے تو مجھے آپ کا ڈر تھا کہ آپ کا ہارٹ نہ فیل ہو جائے۔ اس جوش و خروش کے ساتھ آپ بات کر رہے تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ چھوٹی سی بات جو آپ کو دکھائی دے رہی ہے یہ بے انتہا وقعت والی بات ہے بے حد ضروری اور ہماری روحانی زندگی کا مرکزی وجود ہے۔ ہماری روحانی زندگی اس بات کو سمجھنے میں ہے کہ اللہ سے محبت ہو تو اللہ کی خاطر کام کرنے والوں سے نفرت ہو ہی نہیں سکتی۔ (امام جماعت) کی بات تو الگ ہے۔ لوگ کہتے ہیں (امام جماعت) سے تو ہمیں محبت ہے لیکن اس سے نفرت ہے میں کہتا ہوں کہ اگر اس سے تمہیں نفرت ہے تو مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔ اللہ نے یہی مضمون تو سمجھایا ہے کہ میری خاطر محبت کرنے والوں پر میری محبت فرض ہو جاتی ہے۔ میری خاطر اگر مجھ سے محبت ہے۔ آپس میں محبت نہیں کر سکتے تو ان کی محبت مجھ پر فرض کیسے ہو سکتی ہے۔ جب اللہ پر ہی نہیں تو میری کیا حیثیت ہے۔ اصل واقعہ ہے کہ جھوٹ ہے۔ سچی محبت کی سچی علامتیں خدا نے کائنات کے سب سے سچے بندے کے منہ سے جاری کروائی ہیں۔ اور یہ قطعی حقیقت ہے۔ آپ کو جن کو انتظامی تجربے ہیں وہ بھی گواہ ہوں گے۔ سارے اپنے پرانے تجربوں پر نگاہ ڈال کر دیکھ لیں جو سچے (صاحب ایمان) ہیں ان کو حقیقت میں اللہ سے رسول سے اور جماعت سے پیار ہے۔ وہ خدا کی خاطر خدمت کرنے والوں سے نفرت کر ہی نہیں سکتے۔ جن کے دلوں میں بغض دکھائی دے گا ان کے دلوں میں اسی حد تک اللہ کی محبت میں رخنہ دکھائی دے گا۔ دکھائی دے نہ دے نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ پس اس بات کو معمولی نہ سمجھیں۔ خدا کی خاطر ایک دوسرے سے پیار کا یہ مطلب نہیں کہ کسی ایک بزرگ کے سامنے ماتھا ٹیک دیا۔ یوں ماتھا ٹیکنا تو شرک بھی بن جاتا ہے۔ خدا کی خاطر پیار کا یہ اصل مضمون جس سے آپ کے پیار کی حقیقت کھلتی ہے کوئی شخص جس کو آپ جانتے بھی نہیں ہے دن رات خدا کی محبت کی خاطر لگا پھرتا ہے اور کام کرتا ہے اپنے گھر والوں کو بھلا دیتا ہے۔ آپ کس طرح اس سے نفرت کر سکتے ہیں۔ نفرت تو کیا اگر آپ کے دل میں طبعی محبت پیدا نہیں ہوتی تو آپ کو خدا کی محبت کا عرفان ہی حاصل نہیں۔

دینی خدمت کرنے والوں سے محبت لازم ہے

پس حقیقت میں یہی خدمت کرنے والے ہیں جو جماعتوں کو باندھنے کا موجب بنتے ہیں اور انہی سے جماعتوں میں برکت پڑتی ہے جو ان سے محبت کرتے ہیں وہ ان کی باتوں کو ٹھکراتے نہیں انہیں طعنے نہیں دیتے۔ جب وہ ان سے خدا کے نام پر کچھ مانگنے کے لئے نکلتے ہیں تو عزت و احترام کے ساتھ ان سے پیش آتے ہیں۔ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہمارے گھر ایک معزز انسان آیا ہے۔ اس کا سفر محض اللہ کی خاطر تھا۔ اس نے ہمارے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے کوئی اپنی نفسانی غرض نہیں کوئی ہم سے مدد مانگنے نہیں کوئی سفارش کروانے نہیں۔ کسی تجارت کی غرض سے نہیں آیا وہ تجارت جس کا خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اللہ سے کریں اس کا پیغامبر بن کر آیا ہے۔ ہمیں کہتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ لیکن ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس جب جائیں تو کہتے ہیں تم ہر وقت مانگتے ہی رہتے ہو۔ تم سمجھتے ہو دین ہے ہی پیسے دینا۔ تم دنیا پرست لوگ ہو گئے ہو۔ روحانیت سے عاری ہو۔ ہر وقت پیسہ پیسہ پیسہ دو پیسہ دو۔ ان بے وقوفوں کو کیا پتہ کہ اللہ نے دین کے ساتھ اخلاص کی شرط میں بلکہ بیعت کی شرط میں یہ بات داخل کر دی ہے۔(-) اللہ نے جان کا بھی سودا کیا ساتھ یہ پیسہ پر بھی ہاتھ ڈال دیا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں کا اور تمہارے سارے اموال کا سودا کر لیا۔ تمہارا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔( ) اس کے بدلے پھر جنت فرض ہو گئی۔

پس للّٰہی محبت کرنے والوں سے اگر محبت ہو اور وہ خدا کے حکم کے تابع آپ سے پیسہ مانگنے نکلتے ہیں اپنی جیب میں ڈالنے کے لئے نہیں۔ اگر آپ کو توفیق نہیں تو کم از کم کوئی عفو کا کلمہ ہی کہیں۔ کوئی نرمی سے معذرت ہی پیش کریں۔ قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے(-) اگر اور کچھ نہیں تو عفو کا قول نرمی کا قول ہی اس صدقے سے بہتر ہے جس سے بعد میں تکلیف پہنچے یا تکلیف دی جائے۔ تو نرم قول ہی کہہ دیا کرو۔ لیکن اگر سچی محبت ہے تو نرم قول کی بات نہیں۔ ایسے آنے والے کے لئے دل محبت سے اچھلنا چاہئے۔ اس کی عزت دل میں بڑھنی چاہئے اس کی قدر ہونی چاہئے۔ انسان کو اس کو عزت کے ساتھ گھر میں بیٹھنے کی دعوت دینی چاہئے۔ مگر اکثر کو موقع نہیں ملتا میں جانتا ہوں۔ کراچی جیسے شہر میں ایسے دیوانے میں نے ہر وقت پھرتے دیکھے ہیں۔ لاہور میں دیکھے ہیں ربوہ میں دیکھے ہیں۔ رجسٹر اٹھائے ہوئے بجائے گھر والوں کے پاس بیٹھنے کے چاہے گرمیاں ہوں یا سردیاں ہوں۔ بازاروں میں گھوم رہے ہوتے ہیں۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ جی میں فلاں چندے کی تحریک کرنے جا رہا ہوں۔ یہ چندے جماعت کے زندہ ہیں۔ جن کی وجہ سے جماعت کے کاموں میں زندگی پڑ رہی ہے۔ یہ انہی مخلصین کی قربانیوں کا نتیجہ ہیں۔ پس ان کو دعائیں دیں۔ ان کے لئے دل میں پیار محسوس کریں اگر پیار محسوس نہیں کرتے تو اللہ کی محبت آپ پر واجب نہیں ہوئی۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے جو میری خاطر آپس میں محبت کا رشتہ باندھتے ہیں ان پر میری محبت واجب ہوتی ہے۔ اللہ کی خاطر ویسے کیسے محبت ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں۔ غور تو کر کے دیکھیں اللہ کی خاطر ویسے کیسے محبت ہو جائے گی آپ کو۔ جب تک اللہ سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ محبت نہ ہو۔

للّٰہی محبت اور دنیاوی عشق میں زمین و آسمان کا فرق

بعض لوگ کہتے ہیں جی کہ کسی کو دنیاوی محبت ہو گئی۔ اور اس حدیث کا بہانہ لے لیتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو اطلاع کرو جس سے تمہیں محبت ہو گئی ہے۔ حالانکہ آپ للّٰہی محبت کی بات کر رہے ہیں۔ دنیا کے عشق کی باتیں نہیں کر رہے اور یہ اس بہانے سے اطلاعیں کرتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک خط میرے پاس کسی کا 'کسی کے نام آیا' لیکن میری معرفت۔ اور جو لکھنے والے تھے ان کو اتنا یقین تھا کہ وہ صحیح بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے میری وساطت سے وہ خط بھجوانے کی درخواست کی کہ پڑھ بھی لیں اور آگے چلا دیں۔ وہ ایسا لغو اور بے ہودہ خط تھا اور حوالہ دیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو محبت کرے کسی سے اسے بتادے کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ اس محبت کا تو وہم و گمان بھی اس جگہ نہیں ہے۔ اور مجھے کہا جا رہا ہے کہ آگے آپ چلا دیں۔ میں نے کہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایسا کرنے کا۔ اس لئے نہ خود لکھیں اور نہ کسی کو

دیں۔

یہ بات میرے ذہن میں آئی تھی تو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ اس سے ادنیٰ درجوں پر ایسی بہت سی مثالیں آپ کو ملیں گی کئی لوگوں کے دلوں میں غلط فہمی ہوتی ہے ۔ یہ وہ مراد نہیں ہے ۔ للّٰہی محبت ہو پھر جائیں پھر اس کو بتائیں کہ تمہاری ذات سے ہمیں اور کوئی تعلق نہیں ۔ تم اللہ کی خدمت کرنے والے ہو اس لئے ہم تم سے محبت کرتے ہیں ۔ اس طرح جماعت للّٰہی محبت اور عشق میں اتنا مضبوط اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی کہ وہ اجتماعیت جو آج آپ خدا کے فضل سے دیکھ رہے ہیں ۔ اس میں نئی طاقت پیدا ہوگی نیا خون دوڑنے لگے گا ۔ اور اس کی جماعت کو بہت ضرورت ہے ۔ پس جہاں جہاں جماعتیں ابھی بھی پھٹی ہوئی ہیں ان کو سوچ لینا چاہئے کہ وہ اپنے ایمان کی تکذیب کر رہی ہیں ۔ کوئی نہ کوئی گروہ لازماً ان میں سے ایسا ہے جس کو ایمان کی حلاوت نصیب نہیں ہوئی ۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ 'کوئی نہ کوئی' کہ جب دوسرا فریق اتر جاتا ہے مناصب سے اور ان کی مخالفت کرنے والا اوپر آجاتا ہے تو وہ اس سے وہی سلوک شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اگر وہ سچے ہوتے تو منصب سے اترنے کے بعد ان کو عجز و اطاعت کے وہ نمونے دکھانے چاہئیں جس سے منصب پر فائز لوگ سمجھیں کہ ہم جھوٹے تھے ہم حق نہیں رکھتے اس منصب کا یہ وہ لوگ ہیں جو حق رکھتے ہیں ۔

پس للّٰہی محبت کی پہچان تو روز مرہ عام ہے ذرا سی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو آپ پہچان سکتے ہیں کہ کس حد تک آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق محبت کرتے ہیں ۔

اللہ کی محبت کے نتیجہ میں بندوں کی محبت کا رنگ آخر پر فرمایا کہ صلہ رحمی کرنے والوں پر بھی میری محبت واجب ہو گئی ۔ ایک صلہ رحمی تو وہ ہے جو ماں باپ، بیٹوں، بیٹیوں بہن بھائیوں کے درمیان چلتی ہے ایک وہ ہے کہ للّٰہی محبت صلہ رحمی میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔ اور جہاں تک میں سمجھا ہوں یہی مراد ہے کہ جب وہ محبت بڑھ کر ایسی محبت ہو جاتی ہے جیسے خونی رشتے ہوں تو پھر ایک ایسے مقام پر وہ پہنچ جاتے ہیں جو (صاحب ایمان) کا معراج ہے ۔ (۔)

محبت اور نفرت کا صحیح مفہوم بسا اوقات احمدی جب مختلف جلسوں میں یہ نمایاں طور پر لکھ کر لگاتے ہیں کہ '' محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں '' تو اس سے لوگوں میں بڑی کشش پیدا ہوتی ہے ۔ لوگ ملتے ہیں ' ایک دفعہ ایک اخباری نمائندے نے ایسے ہی اعلانات دیکھ کر مجھ سے معین سوال کیا کہ کیا آپ واقعۃً ''سب سے محبت رکھتے ہیں اور نفرت کسی سے نہیں'' میں نے کہا۔ ''نہیں!'' کہنے لگا پھر یہ لکھ کر کیا لگایا ہوا ہے ۔ میں نے کہا آپ اس کا مفہوم نہیں سمجھے مراد یہ ہے کہ عمومی طور پر جہاں ہمیں پتہ نہیں کہ کوئی کیا چیز ہے ہم بنی نوع انسان میں سب سے محبت ہی کرتے ہیں ۔ اور کسی سے نفرت نہیں کرتے ۔ کوئی رنگ کوئی نسل کوئی مذہب ہمارے لئے نفرت کا پیغام لاتا ہی نہیں ہے سب سے محبت کرتے ہیں ۔ لیکن جو اللہ سے نفرت کرے اس سے ہم نفرت کرتے ہیں ۔ وہ اور مضمون ہے یہ اور مضمون ہے ۔ ان دونوں کو خلط ملط نہ کرو وہ پھر سمجھ گیا اس نے کہا کہ میں بات سمجھ گیا ہوں یہ بات درست ہے ۔ اور اسی لئے غالباً اس نے سوال بھی کیا تھا کہ یہ تو غیر فطری بات ہے ۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہر ایک سے محبت ہو خواہ آپ کو جن سے محبت ہے ان سے کوئی شخص نفرت کر رہا ہو ۔ یہی وہ مضمون ہے جو حضرت جل شانہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو سمجھا کر انہیں اپنے باپ کے لئے دعا سے روکا ۔ جہاں تک حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا تعلق ہے ۔ اس دعا میں ہی آپ نے یہ عرض کیا تھا کہ اے خدا میں اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہوں ۔ وہ صراط مستقیم سے ہٹا ہوا تھا ۔ وہ بھٹکا ہوا تھا ضالین میں سے تھا ۔ تو یہ تو پتہ تھا آپ کو لیکن اس کے باوجود آپ اپنے وعدے پر قائم رہے اور دعا کی ۔ اللہ تعالیٰ نے جب دعا سے روکا ہے تو یہ کہا کہ جب ہم نے اس کو یہ کہا کہ وہ اللہ سے بغض رکھتا تھا تو پھر بھی اس کے دل میں دعا کا خیال پیدا نہیں ہوا ۔ (محبت بھی اللہ کے لئے اور بغض بھی اللہ کے لئے) پس اگر آپ اس عبارت کا یہ ترجمہ سمجھتے ہیں کہ ہر ایک سے محبت ہے خواہ وہ آپ کے پیاروں سے نفرت کرتا ہو ۔ یہ بالکل جھوٹ ہے ۔ انسانی فطرت کے خلاف بات ہے ۔ ایسا دعویٰ ہی نہ کریں جو آپ کو منافق بنانے والا ہو ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جس سے زیادہ محبت ہو گی اس سے جو نفرت کرے گا اس کے خلاف طبعاً دل میں نفرت پیدا ہو گی ۔ کوئی اس بات کو اچھا سمجھے یا نہ سمجھے ۔ فطرت انسانی یہی ہے ۔ اور فطرت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا ۔ ناممکن ہے کہ آپ فطرت کو تبدیل کر سکیں ۔ کوئی تعلیم خواہ کیسی ہی پالش شدہ ہو آئے وہ فطرت کو نہیں بدل سکتی پس بغض بھی اللہ کے لئے ہوا کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا ۔ اپنی خاطر نہ کرو ۔ اپنے تعلقات کو نظر انداز کر دو لیکن لاللہ جو کوئی نفرت کرتا ہے اور خدا سے ٹکراتا ہے تو اس حد تک اس سے بغض تم پر فرض نہیں تمہاری فطرت کا ایک طبعی حصہ ہے طبعی ردِّ عمل ہے پس یہ کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جس کو بتا کر تم پر جبر کیا جا رہا ہے کہ نفرت کرو یہ تعلیم یہ بتا رہی ہے کہ چونکہ تمہیں محبت ہے اس لئے اللہ سے بغض کرنے والوں کے لئے تمہارے دل میں نفرت کے سوا کچھ اور پیدا ہو ہی نہیں سکتا زور بھی لگا لو تو کچھ نہیں کر سکتے ۔ لیکن وہ نفرت اور عام دنیا کی نفرت دو الگ الگ چیزیں ہیں ۔ یہ مضمون آپ کو سمجھنا ضروری ہے ورنہ آپ اس رنگ میں نہ نفرت کرنے لگ جائیں ۔ جن معنوں میں دنیا نفرت کرتی ہے ۔ یہ نفرت ایسی ہے جو آپ کے رحم سے اس کو محروم نہیں کرتی ۔

للّٰہی نفرت کا حقیقی مطلب سمجھیں آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ للّٰہی محبت کرتے تھے (۔) وہ ان کے لئے جب تک وہ زندہ رہتے تھے ان کے لئے دعائیں کرتے تھے اور رحمت کی وجہ سے دعائیں کرتے ۔ ابو جہل کے لئے بھی دعا ۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ ان کو بھی تو بریکٹ میں ڈالا ۔ کہ اے خدا یہ نہیں تو وہ دے دے وہ نہیں تو یہ دے دے ۔ وہ رحمت کی ہی تو بات تھی ۔ پس بغض کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کے لئے ہلاکت کے گڑھے کھودنے لگ جائیں ۔ ان سے ناجائز انتقامی کارروائیاں جن کا خدا نے آپ کو اختیار نہیں دیا ۔ ان کا برا چاہنا اور ہے اور للّٰہی نفرت ہونا اور چیز ہے ۔

اس مضمون کو اچھی طرح سمجھ لیں ورنہ آپ کے دل میلے اور کڑوے ہو جائیں گے ۔ اور میلے اور کڑوے دلوں میں اللہ کی محبت بھی نہیں گزرتی ۔ وہ بھی وہاں سے ڈیرے اٹھا لیتی ہے ۔ پس للّٰہی نفرت کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص آپ کو پسند نہیں آتا ۔ آپ کو تکلیف ہوتی ہے ایسے شخص سے لیکن اس کو آپ مارتے نہیں ہیں ۔ اس کو زہر نہیں دیتے ۔ اموال نہیں لوٹتے اس کے بچوں کا برا نہیں چاہتے ۔ اللہ کی خاطر رحم جو ہے وہ ہر چیز پر غالب ہے کیونکہ خود اللہ کا رحم ہر چیز پر غالب ہے ۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ کو ''رحمۃ للعالمین'' فرمایا گیا اب یہ رحمۃ للعالمین خدا کی رحمت کا ہی ایک حصہ ہے جو حضور ﷺ کو عطا ہوا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت ہر دوسری چیز پر غالب ہے ۔ میری تمام صفات پر میری رحمت غالب ہے ۔ پس نفرت پر بھی غالب آجاتی ہے ۔ پس دنیا سے اللہ کی خاطر محبت کریں ۔ اللہ کی خاطر بغض کریں ۔ لیکن بغض وہ نہیں جو دنیا والے کرتے ہیں ۔ کہ ان کی برائیاں سوچیں یا ان کا برا چاہیں ۔ اللہ کی خاطر نفرت ایک عجیب نفرت ہے ۔ پھر اس کے باوجود آپ برا نہیں چاہتے ۔ کب آنحضور ﷺ نے دنیا کا برا چاہا تھا ۔ آپؐ تو ان کو بھی دعائیں دیتے تھے جو آپ کو مارتے تھے تکلیفیں پہنچاتے تھے ۔ تو الٹ پتہ چلا کہ نفرت کا مضمون کچھ اور معنے رکھتا ہے اس کو دنیا کے عام رائج معنوں میں لینا بڑی بھاری جہالت ہو گی ورنہ اس کا مطلب یہ بنے گا کہ رسول اللہ ﷺ خود تو دوسروں کو نصیحت فرماتے تھے کہ خدا کی خاطر بغض بھی کرو اور خود بغض نہیں کرتے تھے ۔ یہ ہو نہیں سکتا ۔ جب بغض کا کہتے تھے تو خود بھی بغض رکھتے تھے مگر جو صاحب اکرام لوگ ہیں ان کی نفرتیں بھی عزت والی ہوتی ہیں ۔ وہ کمینوں والی نفرتیں نہیں کیا کرتے ۔ اور سب سے بڑے صاحب اکرام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں ۔ آپؐ سے للّٰہی بغض کے رنگ سیکھیں ۔ کس طرح آپؐ نے بغض کیا اور کس طرح اس بغض کے باوجود آپؐ نے رحمتیں برسائیں اور دعائیں دیں کبھی کسی کا برا نہیں چاہا ہر ایک کے لئے پاکیزہ تعلیم دی ۔ رحمت اور عفو کی تعلیم دی ۔ اور جنگ میں جب صحابہؓ کو بھیجا کرتے تھے تو جو نصیحتیں فرماتے تھے ان نصیحتوں سے ظاہر ہے کہ مخالف خدا کی خاطر دشمنی کرتے ہوئے دندناتے ہوئے چلے آرہے ہیں حملہ آور ہو رہے ہیں ۔ اور رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں بوڑھوں کو کچھ نہیں کہنا' فلاں کو کچھ نہیں کہنا' جو قیدی ہو جائیں ان سے حسن سلوک کرنا ہے ان کو بھی کچھ نہیں کہنا ۔ یہ بغض ہے ۔ ہاں یہ بغض ہے مگر صاحب اکرام لوگوں کا بغض ہے ۔ جن کو اللہ نے اکرام بخشا ہے ۔ اور ان کا بغض دنیا کی محبتوں سے بھی بہتر ہوا کرتا ہے ۔ اس کے باوجود آپؐ ہی کی دعائیں تھیں جنہوں نے عرب کی کایا پلٹ دی تھی ۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جس نے صدیوں کے مردوں کو زندہ کر دیا ۔ جو بگڑے ہوئے تھے ان کو الٰہی رنگ عطا فرما دیئے ۔

صرف بد عادتوں سے نفرت کریں پس ہرگز نفرت اور للّٰہی بغض کا کوئی جاہلانہ معنی نہ کریں ۔ جو بغض آنحضرت ﷺ نے کیا ہے اس حد تک کریں ۔ اور وہ بغض ایک اور رنگ میں ظاہر ہوئے جو سمجھنا ضروری ہے ۔ ان کی بد عادتوں سے نفرت تھی ۔ ان کو اس حد تک بری نظر سے دیکھتے تھے کہ اگر صحابہؓ میں موجود ہوں تب بھی پسند نہ فرماتے تھے ۔ فرمایا یہود ۔ اب خدا کی خاطر بغض کی ایسی مثال ہیں کہ جس پر قطعیت سے قرآن گواہی دے رہا ہے (۔)

اور جہاں تک ان کی ذات پر احسان کا تعلق ہے ایک ایسا جاری چشمہ تھا احسان کا جسے کبھی کوئی روک نہیں سکا ۔ انصاف کا سلوک ان سے کیا احسان کا سلوک ان سے کیا گیا ۔ ان کے حقوق کی حفاظت کی گئی ۔ یہاں تک کہ جب گواہوں نے ایک چوری کے معاملے میں گواہی دی ۔ یہودی کے خلاف تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک مجھے دوسری طرف سے گواہی نہ ملے میں فیصلہ نہیں کروں

گا- قتل کے مقدمے میں ایک وفد حاضر ہوتا ہے- جو ایک یہودی قبیلے کی طرف تجارت کے لئے گیا تھا- آپ نے سنا ہوگا- خیبر کا قبیلہ تھا اس کی طرف ایک وفد گیا تھا ان کا ایک آدمی وہاں قتل ہوگیا- اب صحابہؓ میں دیکھیں کیسی اطاعت کی روح تھی کیسی تنظیم تھی وہ چاہتے تو جو سمجھتے تھے اس کے مطابق عمل کر دیتے- سمجھتے یہ تھے کہ ہمارا حق ہے کہ ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیں- مگر قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا- واپس آئے آنحضور ﷺ کے حضور یہ بات پیش کی اور یہ چاہا کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم ان کا ایک آدمی قتل کر دیں- آپؐ نے فرمایا نہیں- گواہ لاؤ- اب کیا یہ دنیا کے لحاظ سے غضب کی باتیں ہیں؟ یہ تو عدالت کی باتیں ہیں- لیکن آنحضرت ﷺ کا غضب بھی ایسے کریموں کا غضب تھا جس سے بڑھ کر کسی کریم کا تصور ہو نہیں سکتا- اور وہ غضب عدل کی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوا پس یہ بات یاد رکھیں- شدید نفرت بھی ہو تب بھی عدل کی راہ میں یہ نفرت حائل نہیں ہو سکتی کہ خواہ اس نفرت کا نام آپ للّٰہی نفرت رکھیں- انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گواہی کیسی وہ تو سب یہودی ہیں- ہم قوم ہیں- ایک دوسرے کے دوست ہیں- وہ تو گواہی نہیں دیں گے- تب آپؐ نے فرمایا وہ گواہی نہیں دیں گے تو میں بھی فیصلہ نہیں دوں گا- مجھے عدل پر قائم کیا گیا ہے پس وہ نفرت جو عدل کو بری آنکھ سے دیکھ ہی نہیں سکتی- اس نفرت کی تعلیم ہے- قرآن کریم اس مضمون کو کھول کر بیان فرماتا ہے- (-) فرمایا ایک قوم آپ سے نفرت کرتی ہے اس کی دشمنیاں مسلم ہیں ہوتی چلی آئی ہیں- ان نفرتوں کے حوالے سے بھی آپ کو عدل سے ہٹنے کی اجازت نہیں ہے- پس نفرت کریں- وہ نفرت کریں جو رحمۃ للعالمینؐ نے کی تھی- اور آپؐ کی نفرت غلط اداؤں سے تھی- ایسی بیہودہ حرکتوں سے نفرت تھی جن سے خدا کو نفرت ہوتی ہے- ان بیہودہ اداؤں والا وجود عملاً رستے سے ہٹ جاتا ہے اور وہ نفرتیں نمایاں ہو کر خدا کی خاطر نفرت کرنے والوں کی نظر میں آجاتی ہیں- ان سے نفرت کرتا ہے ان سے دور رہتا ہے اور اس کا فیض یہ پاتا ہے کہ خود ان بدیوں سے پاک ہونے لگتا ہے- ان بدیوں کے مالک سے نفرت نہیں- یعنی ان معنوں میں نفرت بہرحال نہیں کہ اس کا برا چاہیں- اس کو گزند پہنچانے کی اجازت ہو- اس کو گالیاں دیں- اس کی عزت نہ کریں- آنحضرت ﷺ تو بڑے سے بڑے دشمن کے آنے پر بھی جب وہ آپؐ کے ہاں آتا تھا تو اٹھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے اس کا اعزاز کیا کرتے تھے- بہت سے غیر مسلموں کو عیسائیوں کے وفدوں کو آپؐ نے اپنی مسجد میں عزت کے ساتھ ٹھہرایا اور وہیں ان سے گفتگو فرماتے رہے-

اللہ کی خاطر بغض کے غلط معانی نہ کریں پس یہ جو خیال ہے کہ اللہ کی خاطر نفرت سے مراد یہ ہے کہ مارو کوٹو- قرآن کا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اللہ کی خاطر محبت کریں- اللہ کی خاطر نفرت کو یہ معنی نہ دیں آپ کو اس کی اجازت نہیں ہے کہ ہم اس امام سے نفرت کرتے ہیں ہم نے پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ دی ہیں کہ یہ برا آدمی ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم للّٰہی بغض کریں اس حوالے سے میں بات کر رہا ہوں- اب بھی مجھے بعض دفعہ لکھتے ہیں- پہلے بھی ایسا تجربہ ہوا کرتا تھا- میں پاکستان کی جماعتوں میں ہر ذریعے سے پہنچا ہوا ہوں سائیکلوں سے بھی گھوڑوں سے بھی بسوں یا کاروں پر بھی- گاڑی کے ذریعے بھی بہت سفر کیا ہے اور جہاں جہاں اختلاف ہوتا تھا وہاں بعض لوگ جو کچھ دین کا علم رکھتے ہیں اس بات کا آکر حوالہ دیا کرتے تھے- کہ للّٰہی بغض ہے ہمیں تو کوئی نفرت نہیں ہمیں تو ذاتی طور پر کچھ نہیں- یہ غلط آدمی اوپر آگیا ہے جماعت کے اوپر یہ اس کی بیہودہ ذلیل حرکتوں کی وجہ سے ہمیں اس سے نفرت ہے- اس کو ہم کہتے ہیں للّٰہی بغض (-) پس اپنی تعریفیں ایسی نہ بنائیں (-) وہ جھوٹی اور لعنتی تعریفیں ہیں وہ آپ کو بھی جھوٹا اور لعنتی کر دیں گی- وہ محبت کریں للّٰہی محبت جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھائی ہے- اور وہ نفرت کریں للّٰہی نفرت جو حضرت محمد رسول اللہ نے کر کے دکھائی اور ان نفرتوں کے ہوتے ہوئے بھی آپ رحمتوں کی بارش برسانے والے وجود تھے- جن سے نفرت ہوتی تھی للّٰہی' ان کے لئے دعائیں کرتے ان پر رحمتیں برساتے- ایسی نفرت کریں تو ساری دنیا میں وہ انقلاب برپا کر دیں گی جو دنیا کی محبت کبھی نہیں کر سکتی- یہ نفرتوں کو مارنے والی نفرتیں بن جاتی ہیں- نہ آپ کی محبت دلوں کو توڑنے والی رہے گی اور نہ آپ کی نفرت دلوں کو توڑنے والی رہے گی (-) اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے- آمین

OOO

انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

"ایک عزیز کے نام خط"

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے ۱۶ مئی ۱۹۳۹ء کو ایک نہایت مفید و موثر کتاب تحریر کی اس کے اچھوتے انداز کی وجہ سے اسے "ایک عزیز کے نام خط" کا نام ملا- حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس کے تعارف میں تحریر فرماتے ہیں-

چوہدری صاحب کی یہ تصنیف ایک خط کی صورت میں ہے جو انہوں نے احمدیت کی آئندہ نسل کے متعلق اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اپنے ایک عزیز کے نام تحریر فرمایا... اس تصنیف کی مندرجہ بالا نوعیت نے اس کے اندر ایک خاص اثر پیدا کر دیا ہے- کیونکہ اس کی وجہ سے چوہدری صاحب کے الفاظ اس خاص قسم کی بجلی کی رو سے معمور ہیں جو قانون فطرت کے ماتحت ایک محبت کرنے والے انسان اور محبت کئے جانے والے انسان کی درمیان قدرتاً جاری رہتی ہے- مجھے اس عزیز کا نام معلوم ہے مگر جب چوہدری صاحب نے نام ظاہر نہیں کیا تو میں کیوں ظاہر کروں- اور پھر اس نام کا اس وجہ سے بھی مخفی رہنا ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جو اس خط کو پڑھے وہ گویا اس میں اپنے آپ کو ہی مخاطب خیال کرے اور اس کی طبیعت اس مخفی اثر کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے- جو خدا کے ازلی قانون کے تحت ایک دل سے دوسرے دل کی طرف جاتا ہے- ان مختصر الفاظ کے ساتھ میں محترم چوہدری صاحب کی اس مفید تصنیف کو احباب کے سامنے پیش کرتا ہوں-

حضرت چوہدری صاحب اس خط کا آغاز کرتے ہوئے رقمطراز ہیں-

عزیزم..... جب ہم لوگ اس دنیا سے گزر جائیں گے تو ہماری ذمہ داریاں تم پر اور تم سے بھی چھوٹی عمر کے عزیزوں کے کندھوں پر ڈالی جائیں گی اور دنیا کی افتاد اور رفتار کو دیکھتے ہوئے میں اندازہ کرتا ہوں کہ تم لوگوں کی ذمہ داریاں ہماری ذمہ داریوں سے کہیں بڑھ کر ہوں گی- اگر تم ان ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرو گے تو ہماری روحیں بھی خوش ہوں گی اور آنے والی نسلیں بھی تمہیں مبارک گردانیں گی اور تمہارا نام روشن ہوگا اور زندہ رہے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تم خود خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہو گے اور اس کی رحمت میں داخل کئے جاؤ گے- جیسے تمہاری ذمہ داریوں کا ایک حصہ تمہاری آئندہ نسلوں سے متعلق ہوگا ویسے ہی ہماری بعض ذمہ داریاں تمہارے متعلق ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس تحریر کے ذریعہ ان ذمہ داریوں کے ایک حصہ سے سبکدوش ہو جاؤں.....

بعض اور تمہیدی امور بیان کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں- "پیشتر اس کے کہ میں اس تمہید کو ختم کروں میں تم سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تم اس تحریر کو محض ایک ذہنی لطیفہ سمجھ کر نظرانداز نہ کر دینا بلکہ سنجیدگی اور توجہ کے ساتھ اس پر غور کرنا اور اس کے عمل کرنے والے حصوں پر عمل کرتے چلے جانا- جو اعتماد میں نے تمہارے فہم اور دانش پر اس کے لکھنے میں کیا ہے اس اعتماد کے مستحق ہونے کا ثبوت تم اس تحریر پر فکر کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے دے سکتے ہو اور اگر تمہیں اپنی ترقی اور اپنی زندگی کو ایک عمدہ اسلوب پر چلانے کی اتنی ہی فکر پیدا ہو جائے جس قدر مجھے تمہارے متعلق ہے تو پھر میری فکر اس یقین سے بدل جائے گی کہ تم اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اور اس کی عطا کی ہوئی توفیق سے ضرور اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے-

اس کتاب میں نہایت موثر رنگ میں جن مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے ان میں بعض درج ذیل ہیں-

زندگی کا مقصد- ترقی کے دور- انسانی روح کی پیدائش- انسان پر خدائی انعامات- معرفت الٰہی کے لئے صفات الٰہی کا علم ضروری ہے- قبولیت دعا- تخلق باخلاق اللہ- پاکیزہ زندگی- خدا کا عدل اور رحم- تعلق باللہ کا ذریعہ قرآن مجید کامل ہدایت ہے- حفاظت قرآن- اسوہ رسولؐ آنحضرت ﷺ کا فیضان- روحانی اصلاح میں نماز کا مقام ذکر الٰہی روزہ- فلسفہ اخلاق- ازدواجی زندگی- تربیت اولاد- عام تمدنی آداب- سود کی ممانعت- قانون وراثت- موت کی حقیقت- حالات بعد الموت-

بعض ضروری کتب برائے مطالعہ کا ذکر کرنے کے بعد حضرت چوہدری صاحب نے اس خط کو مندرجہ ذیل نصیحت پر ختم کیا ہے-

اگر تم کم سے کم اس قدر مطالعہ آئندہ دو تین سال میں پورا کر لو تو اول تو تمہیں.... احمدیت کی تعلیم اور تاریخ سے واقفیت پیدا ہو جائے گی دوسرے تمہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ (خدا تعالیٰ) تم سے اس زمانہ میں کیا چاہتا ہے اور تم اپنے فرائض حقیقی سے واقف ہو جاؤ گے- پھر میری دوسری غرض کی تکمیل خود

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بڑی طاقتوں کا سربوں سے مذاکرات سے انکار

سربوں نے امن منصوبہ مسترد کر کے یہ چاہا تھا کہ وہ بوسنیا میں اپنی جارحیت کو طول دینے اور بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے سلسلے کو دراز کرنے کا کوئی بہانہ نکال سکیں گے۔ لیکن پانچ ملکوں امریکہ' روس' برطانیہ' فرانس اور جرمنی کے رابطہ گروپ نے مشترکہ طور پر جو امن منصوبہ پیش کیا تھا معلوم ہوتا ہے اس پر عمل در آمد کرانے کا وہ تہیہ کر چکے ہیں۔ سربوں نے امن منصوبہ کو اپنی دانست میں مشروط طور پر مسترد کیا تھا وہ بہانگ بلند اسے مسترد کرنے کا لفظ منہ پر نہیں لاتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں بعض ترامیم کے لئے بات چیت کی ضرورت ہے۔ ان پانچ بڑی طاقتوں نے جب منصوبہ پیش کیا تھا تو اسے قبول کرو یا رد کرو کی بنیاد پر پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب تازہ اطلاع یہ ملی ہے کہ پانچ طاقتوں کے رابطہ گروپ نے سربوں کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں سربوں نے استدعا کی تھی کہ ان سے امن منصوبہ پر مذاکرات کئے جائیں۔ منصوبے پر تنقید تو مسلمانوں اور کروٹس نے بھی کی تھی لیکن انہوں نے منصوبے کو قبول کر لیا تھا اور کوئی شرط عائد نہیں کی تھی۔ پانچ ملکی رابطہ گروپ نے کہا ہے کہ سربوں کو یہ منصوبہ موجودہ شکل میں ہی منظور کرنا ہو گا کیونکہ اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت بہت ہو چکی ہے۔ اس منصوبے کے تحت سربوں کو ۴۹ فیصد اور مسلمانوں اور کروٹس کو ۵۱ فیصد علاقہ دے کر بوسنیا کو تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ سربوں کا کہنا ہے کہ تقسیم کے طریقے میں مناسب تبدیلی کی ضرورت ہے اور یہ کہ ان کے اقتدار اعلیٰ کی ضمانت دی جائے۔ یہ باتیں فی الحقیقت اصل مسئلے سے انحراف کر کے اسے جزئیات میں الجھانے کی ایک چال ہے اور مغربی ملکوں کا رابطہ گروپ اس چال سے بخوبی آگاہ ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ اب روس سربوں کی حمایت کرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ اور امید کی جا سکتی ہے کہ سربوں کو زبردستی اس امن منصوبے پر راضی ہونا پڑے گا۔

فلسطین اسرائیل تجارت

نصف صدی تک فلسطینوں اور اسرائیل کے درمیان جو مخاصمت دنیا بھر کے مسائل میں سرفہرست رہی۔ جس پر کئی جنگیں ہوئیں۔ سینکڑوں تباہ کن واقعات رونما ہوئے۔ حکومتوں کا عروج و زوال اور کروڑوں افراد کی زندگیوں کا اس مسئلہ سے تعلق رہا۔ یہ بہت بڑا مسئلہ جب امن کی کوئی نئی منزل طے کرتا ہے تو ہر دفعہ یقین نہیں آتا کہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ فلسطین اور اسرائیل کے درمیان سمجھوتہ ہوا تو یقین نہ آتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس پر عمل در آمد کے سلسلوں میں رکاوٹیں پڑتی ہیں تو یہ عین فطری معلوم ہوتی ہیں۔ اور جب یہ سمجھوتہ ترقی کی کسی نئی منزل میں داخل ہوتا ہے تو ایک دفعہ پھر حیرت کا احساس ہوتا ہے۔ تازہ خبر یہ ہے کہ فلسطین اور اسرائیل کے مابین آزادانہ تجارت کا آغاز ہو گیا ہے۔ اسرائیل نے فلسطینی زرعی اجناس کی اپنے ملک میں آمد کے لئے غزہ کی پٹی اور اریحا کے دیہات کے علاقوں کے ساتھ واقع سرحدیں کھول دی ہیں۔ یہ معاہدہ مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیل پی ایل او مذاکرات کے نتیجے میں طے پایا ہے۔ اس اقدام سے فلسطینی خود مختاری کے حامل علاقوں کی کمزور معیشت کو سہارا ملنے کے علاوہ دونوں علاقوں میں تعلقات میں بھی بہتری پیدا ہو گی۔ اسرائیل کی وزارت زراعت کے ایک عہدیدار نے بتایا ہے کہ فلسطینی خود مختار علاقوں کی اسرائیل کے ساتھ سرحد جو بعض ہنگاموں کے نتیجے میں عارضی طور پر بند کی گئی تھی اب کھول دی گئی ہے۔ سرحدیں کھولنے اور تجارت شروع کرنے کی یہ بات چیت بیت المقدس میں ہوئی۔ یہ پہلی بار ہے کہ مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینوں اور اسرائیلیوں کے درمیان بات چیت ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ فلسطینیوں اور مسلمانوں کے بیت المقدس میں داخلے کا معاملہ اس وقت سخت تنازعات کا شکار ہے۔

روانڈا کی قابل رحم صورت حال

روانڈا میں قتل عام' تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت' مہاجرین کا ہزاروں کی تعداد میں ہیضے سے مرنا اتنے بڑے المیے ہیں کہ دل ان پر خون کے آنسو روتا ہے۔ روانڈا میں امن قائم ہوا تو مہاجرین نے تھوڑی تھوڑی تعداد میں واپس جانا شروع کیا اور امید پیدا ہوئی تھی کہ شاید اس علاقے کے تباہ حال لوگوں کی زندگیوں میں سکون پیدا ہو سکے۔ روانڈا میں ایک باغی گروپ نے طاقت پکڑ لی تھی اور آخر کار اس نے حکومت کو نکال باہر کیا اور خود ملک کا اقتدار سنبھال لیا۔ چونکہ یہ سارا معاملہ جنگ سے طے ہوا۔ اس لئے ہزاروں بے گناہ مارے گئے اور لاکھوں راتوں رات ملک کی سرحد عبور کر کے ہمسایہ ممالک میں بے سروسامانی کی حالت میں پناہ گزین ہو گئے۔

اپنوں کے ہاتھوں اپنوں کی تباہی کی یہ ایک ایسی دلخراش داستان ہے جس کو جب بھی سنیں دل خون کے آنسو روتا ہے۔

تازہ خبر یہ ملی ہے کہ روانڈا کی شکست خوردہ فوجیں دوبارہ حملہ کرنے کے لئے پر تول رہی ہیں۔ مشرقی زائر میں شکست خوردہ فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ وہ روانڈا کی نئی حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لئے بھی تیار ہیں۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روانڈا کی شکست خوردہ ہوتو فوج ایک بڑے حملے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اگر یہ حملہ دوبارہ ہوا تو چونکہ حملہ آوروں کا تعلق ہوتو قبیلے سے ہو گا اس لئے ہوتو قبیلے کے وہ ہزاروں لاکھوں افراد جو وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے اور اب آہستہ آہستہ واپس آ رہے ہیں کیونکہ حکومت نے ان کی زندگی کے تحفظ کی ضمانت دی ہے وہ پھر سے فرار

باقی صفحہ ۷ پر

دی نیوز کے شکریہ کے ساتھ

این اظہر اسلام آباد

ڈاکٹر عبدالسلام کا اکرام کیا جائے

Honouring Dr Salam

From N. Azhar

Prime Minister Benazir Bhutto's message to Dr Abdus Salam, inquiring after his health and conceding that he has brought honour to Pakistan, is ironic.

Through the years successive governments have refused to acknowledge the greatness of this eminent son of Pakistan. He is one of the great physicists of the century, but we want to have nothing to do with him because he is an Ahmadi, and we have taken it upon ourselves to judge what should have been left only to God to judge.

But in spite of everything, Dr Abdus Salam has remained committed to his country. He wanted to set up the International Centre for Theoretical Physics in Pakistan in order to benefit the country, but was not permitted to do so and had to establish it eventually in Trieste, Italy. He tried persistently to offer is support and scholarship for the promotion of science here, but without success.

In 1989 he sat for three days in a hotel room in Islamabad seeking an appointment with Ms Benazir Bhutto, which was never given.

Now that he is seriously ill, can we not find it in our little hearts to invite him to return home and publicly honour him, before he dies, as we should have done many years ago? Surely we owe this to ourselves if not to him!

Islamabad

The News on Friday July 22, 1994

وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ایک پیغام کے ذریعے ڈاکٹر عبدالسلام کی صحت کے بارے دریافت فرمایا ہے اور انہوں نے پاکستان کے وقار میں جو اضافہ کیا ہے اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس بیان کی نوعیت خاصی طنزیہ ہے۔

گزشتہ کئی سال سے ایک کے بعد دوسری حکومت نے پاکستان کے اس مایۂ ناز فرزند کی عظمت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ وہ اس صدی کے عظیم ترین ماہر طبیعات ہیں۔ مگر ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ وہ ایک احمدی ہیں۔ اور ہم نے اس بات کا فیصلہ کرنے کا خود فیصلہ کر رکھا ہے جو خدا کا کام ہے۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود ڈاکٹر عبدالسلام اپنے وطن سے ہمیشہ مخلص رہے ہیں۔ وہ پاکستان میں نظریاتی فزکس کا ایک عالمی مرکز قائم کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ ان کے ملک کو فائدہ حاصل ہو سکے۔ لیکن ان کو اپنے ملک میں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی حتیٰ کہ ان کو ٹریسٹے (اٹلی) میں یہ مرکز قائم کرنا پڑا۔ وہ مسلسل اس کوشش میں لگے رہے کہ یہاں پر سائنس کی ترقی کے لئے مدد اور سکالر شپ جاری کریں لیکن انہیں ہمیشہ اس میں ناکامی ہوئی۔

۱۹۸۹ء میں وہ اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں تین دن تک پڑے یہ انتظار کرتے رہے کہ ان کو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کا موقع مل جائے۔ لیکن انہیں یہ موقع نہیں دیا گیا۔

اب جبکہ وہ شدید بیمار ہیں۔ کیا ہم اپنے چھوٹے دلوں میں اتنی وسعت پیدا نہیں کر سکتے کہ ان کو وطن واپس آنے کی دعوت دیں اور کھلے طور پر ان کا اکرام کریں۔ قبل اس کے کہ ان کی وفات ہو جائے۔ حالانکہ یہ کام ہمیں کئی سال قبل کر دینا چاہئے تھا۔ بلاشبہ یہ ہمارے اوپر ایک قرض ہے۔

(دی نیوز جمعہ ۲۲۔ جولائی ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۵

بخود شروع ہو جائے گی اور وہ یہ کہ تم جو ہمارے عزیزوں میں آئندہ نسل اور پود میں سب سے بڑے ہو جب تم اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھ لو گے اور انہیں پورے طور پر ادا کرنا شروع کر دو گے تو مجھے یہ اطمینان ہو جائے گا کہ جس ذمہ داری کو ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے اسے ہماری آئندہ نسل پورے طور پر سمجھتی ہے اور اسے پورے طور پر ادا کرنے کی کوشش کرے گی۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت

○ مکرم عبدالناصر صاحب منصور مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲- جولائی کو بیٹی عطا فرمائی ہے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "لبیبہ منصور" عطا فرمایا ہے- بچی وقف نو میں شامل ہے-

احباب کی خدمت میں نومولودہ کے نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب (حافظ ٹیلرز گولبازار ربوہ) دو دن کی مختصر علالت کے بعد ۲۳- جولائی ۹۴ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں انتقال فرما گئے- ان کی عمر صرف ۳۷ برس تھی- آپ کا جنازہ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی صدر حلقہ گولبازار نے بیت المہدی میں بعد عصر ۲۳- جولائی کو پڑھایا- عام قبرستان میں تدفین ہوئی- قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کرائی- احباب کرام سے مکرم حافظ صاحب کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۰۶۸۰ زوجہ مکرم محمد سعید صاحب ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور نے ۱۹۴۸ء میں وصیت کی اس کے بعد سے ان کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں-

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

بد ہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
DIGESTINE
ڈائی جیسٹین قیمت /15 روپے
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر ریلیجیہ ہومیو پیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

○ مکرمہ سیدہ کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد احمد صاحب وصیت نمبر ۱۱۳۴۹/c مکرم صاحبزادہ میجر محمد ہاشم صاحب مکان نمبر ۵۹۳/۹ محلہ منشیاں بنوں ۱۹۴۸ء میں بنوں سے وصیت کی تھی- موصیہ کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت ربوہ کو مطلع فرمائیں-

○ مکرم محمود احمد صاحب کاہلوں وصیت نمبر ۱۱۳۳۱ ولد مکرم چوہدری غلام قادر نے چک نمبر ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ سے وصیت کی اسی طرح مکرم مسعودہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۱۳۲۴ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب کاہلوں نے بھی ۱۹۴۸ء میں چک نمبر ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ سے وصیت کی- دونوں کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں- اگر خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم فوری دفتر وصیت ربوہ کو مطلع فرمائیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضرورت لیڈی ٹیچر

○ ہمارے ادارے میں ایک لیڈی آرٹ ٹیچر کی آسامی خالی ہے- امیدوار کا بی- اے ہونا لازمی ہے- ساتھ ہی ڈرائینگ' پینٹنگ لازمی آتی ہو- درخواست بمع سرٹیفکیٹ ۱۰- اگست ۹۴ء تک دفتر چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن پہنچ جانی چاہئے- ڈرائینگ' پینٹنگ میں ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی-

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی (جونیئر سیکشن)

انصار اللہ اور عربی زبان کی صلاحیت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذریعے ۲- جولائی ۹۳ء کے خطبہ میں ساری دنیا کے احمدیوں کو عربی زبان سیکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا-

"احمدیوں کو چاہئے کہ عربی زبان میں ترقی کریں"-

"مقصد یہ پیش نظر ہو کہ اتنی عربی سیکھ لی جائے کہ جس سے کلام الٰہی کا مطلب آسانی سے براہ راست سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے"-

زعماء کرام اپنی مجلس / مقامی جماعت میں جائزہ لیں کہ کتنے انصار / افراد عربی زبان پڑھے / جانتے ہیں' اور کتنے عربی زبان پڑھا سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں پڑھانے کے لئے وقت بھی دے سکتے ہیں-

۲- ہر مجلس / البیت میں کلام الٰہی کا ترجمہ پڑھانے / سکھانے کا اہتمام کیا جائے- ہر روز کسی ایک نماز کے بعد دو- تین- آیات کا ترجمہ سکھایا جائے-

۳- نمازوں میں عموماً تلاوت کی جانے والی سورتوں کا ترجمہ پہلے سکھایا جائے-

۴- عربی زبان سیکھنے کے لئے مارکیٹ میں دستیاب لٹریچر/ کیسٹیں کتب سے مدد نیز ویڈیو/ ٹی وی پر تدریس العربی کے اسباق سے فائدہ اٹھایا جائے- احمدیہ انٹرنیشنل ٹی وی سے بھی زبانیں سکھانے کے پروگرام زیر ترتیب ہیں- ان سے بھی حسب سہولت فائدہ اٹھایا جائے-

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۹۴۳

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
الرّحیم نیو جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی- فون 664-0231
664-3442
فیکس 6643299 (92-21)

ضرورت سٹاف

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں درج ذیل مضامین کے لئے اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں-

شماریات' معاشیات' ریاضی' کیمسٹری' انگلش' اردو-

امیدواروں کا متعلقہ مضامین میں کم از کم ایم-اے' ایم-ایس-سی سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے-

اکیڈمی میں ملازمت کے خواہشمند امیدوار فوری طور پر اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر خاکسار سے ملیں

پرنسپل

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

بقیہ صفحہ ٦

ہونا شروع ہو جائیں گے کیونکہ ان کے ساتھی حملہ آور قبیلے کے حملے کے بعد ان کی زندگیوں کی ضمانت دی جانی مشکل ہو جائے گی- اور اگر اس حملے کی تیاریوں کی خبریں عام ہوئیں تو عین ممکن ہے کہ واپس آنے والے واپس ہی نہ آئیں اور یوں دردناک تباہی کا یہ سلسلہ قائم رہے-

اس سے قبل روانڈا کی حکومت سے اس اعلان کی بھی خبر ملی تھی کہ روانڈا کی نئی حکومت نے ہزاروں کی تعداد میں ہلاک ہونے والوں اور مہاجر بننے والوں کے "جرم" میں ملوث قریباً ۲۲ ہزار سرکاری اہلکاروں کو سرسری سماعت کی عدالت میں مقدمہ چلائے جانے کے بعد ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے- اتنی بڑی تعداد میں افراد کو ہلاک کئے جانے کے اس نئے منصوبے کے بعد ملک میں جو افراتفری پیدا ہو گئی اس کا آسانی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے- اس سے پتہ چلتا ہے کہ روانڈا کے بدقسمت لوگوں کی مشکلات ابھی تک ختم نہیں ہوئیں اور خدا معلوم کہ کب ختم ہوں-

خبریں

ربوہ : 6۔ اگست۔ 1994ء
بادل آنے اور ٹھنڈی ہوائیں چلنے سے گرمی کی شدت میں کمی آئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قومی حکومت کے قیام کی افواہیں جمہوریت کے مخالف عناصر اڑا رہے ہیں۔ میری حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل ہے۔ یہ اپنی ۵ سال کی مدت پوری کرے گی۔ غیر جانبدارانہ انتخابات کے انعقاد اور جمہوری نظام کی بقا کے لئے مسلح افواج نے لازوال کردار ادا کیا ہے۔ ہمیں تحریک عدم کا اعتماد نہ کوئی خطرہ ہے اور نہ اس سے ڈرتے ہیں۔ سعودی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلح افواج حکومتی ہدایات کے مطابق اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہیں۔ حکومت اطمینان بخش طریقے سے چل رہی ہے۔

○ صنعتوں کی نیلامی کرنے کے بارے میں پرائیویٹائزیشن کمیشن کے اختیار کو چیلنج کر دیا گیا ہے۔ سندھ ہائی کورٹ نے روہڑی سیمنٹ فیکٹری کے مسئلے پر عبوری حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ عوام کے استحصال کا دور ختم ہو گیا ہے۔ حکومت کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

○ صدر مملکت نے لاہور ہائی کورٹ میں ۳ خواتین سمیت بیس ججوں کا تقرر کر دیا ہے۔ یہ ایڈہاک جج ہوں گے اور ان کے عہدے کے میعاد ایک سال ہو گی۔ خواتین ججوں میں بیگم فخر النساء، مس طلعت یعقوب اور علامہ اقبال کے فرزند اور مسلم لیگ ن کے سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال کی اہلیہ ناصرہ جاوید اقبال بھی شامل ہیں۔ نئے ججوں میں احمد سعید اعوان پیپلز پارٹی کے ایم این اے اور وزیر رہے ہیں۔ مس طلعت یعقوب پیپلز پارٹی کی خاتون ایم این اے اور عارف اقبال بھٹی ایم پی اے رہے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) نے لاہور ہائی کورٹ میں ۲۰ نئے ججوں کی تقرری کو مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر کسی مسلم لیگی کا مقدمہ ان ججوں کے سامنے بھیجا گیا تو وہ اپنے مقدمہ سے دستبردار ہو جائے گا۔ ایسے ججوں سے انصاف کی توقع نہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر ان ججوں کے خلاف آواز اٹھانا توہین عدالت ہے تو ہم یہ کام بھی کریں گے۔ مسلم لیگ یہ مسئلہ قومی اسمبلی اور سینٹ میں بھی اٹھائے گی۔

○ وزیراعظم عمرہ کرنے کے لئے سعودی عرب پہنچ گئی ہیں۔ وہ وہاں پر دو روز قیام کریں گی۔

○ پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ایٹمی پروگرام کی طرح اہم ہے۔ اسے شروع کرنے میں تاخیر نقصان دہ ہے۔ اس منصوبہ پر ملک کے مستقبل اور خوشحالی کا دارومدار ہے۔

○ سندھ میں ایم کیو ایم نے سپیکر کے رویہ کے خلاف دو مرتبہ واک آوٹ کر دیا۔

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر آصف علی زرداری کو ماحولیاتی تحفظ کونسل کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ جعلی ویزوں پر امریکہ جانے والے پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ پر امریکی حکام نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امیگریشن حکام جعلی دستاویزات پکڑنے میں ناکام رہے ہیں۔

○ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے آٹھ رکنی رابطہ گروپ نے کہا ہے کہ اگر بوسنیا پر سے اسلحہ کی فراہمی کی پابندیاں نہ ہٹائی گئیں تو اسلامی ممالک بوسنیائی مسلمانوں کو یکطرفہ طور پر اسلحہ فراہم کرنا شروع کر دیں گے۔ وزیر خارجہ آصف احمد علی نے کہا کہ خود یہ پابندی توڑنے میں اس لئے پہل نہیں کر رہے کہ کل کو مغربی دنیا یہ نہ کہے کہ اسلامی ممالک کی تنظیم دہشت گردی کر رہی ہے۔

○ نیٹو کے آٹھ طیاروں نے گذشتہ روز بوسنیا میں سربوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ اور سراجیوو ائرپورٹ کے نواح میں ٹینکوں اور طیاروں کے اڈوں پر حملہ کیا۔

○ پاکستان کے سابق چیف جسٹس یعقوب علی خان انتقال کر گئے۔

○ مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر کو میدان جنگ میں تبدیل کر دیا ہے۔ ۳۴ بھارتی فوجی مارے گئے۔ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ ختم کرنے کی ڈیڈ لائن گزر جانے کے بعد مجاہدین کی آٹھ تنظیموں نے مل کر بھارتی فوج پر حملہ کر دیا اور تین گاڑیاں تباہ کر دیں۔ ایک شہری شہید ہو گیا۔ بھارتی فوج نے کئی علاقوں کو گھیرے میں لے کر خانہ تلاشیاں شروع کر دیں۔ دو خواتین کی آبروریزی کرنے پر کشمیریوں نے احتجاجی مظاہرہ کئے۔

○ ڈیرہ غازی خان میں گیس کی فراہمی کے لئے انتظامات مکمل کر لئے گئے۔

○ سیکرٹری اطلاعات مسٹر حسین حقانی نے کہا ہے کہ ہم پریس کی مادر پدر آزادی نہیں چاہتے۔ ضابطہ اخلاق مشاورت سے تیار ہو گا انہوں نے کہا کہ حکومت پریس کی آزادی پر کوئی پابندی نہیں لگانا چاہتی۔ میرا کام وزارت اطلاعات کا رخ بدلنا ہے۔

○ وزیراعظم کے خلاف ممکنہ عدم اعتماد تحریک کو روکنے کے لئے وزیر اعلیٰ وٹو کو اہم کام سونپا گیا ہے اس کی کامیابی وفاقی حکومت سے ان کی وفاداری کی دلیل ہو گی۔ دوسری صورت میں حکومت اپنا امیدوار بھی آگے لا سکتی ہے۔

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل دستیاب ہے
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 04524-777

بتیس خوشخبری
GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 212487
بشارت احمد خان

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا
عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابل فکر!
(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاوڈر
مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے
(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل گرتے بالوں کیلئے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 , 04524-771
فیکس 04524-212299

ریفریجریٹر۔ فریزر
کوکنگ رینج گیزر
واشنگ مشین
ہیٹر گیس کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: ۴۴۹۵۸ ، ۸۴۱۰۴۵

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان الحکیم ابن حکیم نظام جانؒ
80
خداوند کریم کی رحمت سے اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

اولاد سے محرومی ۔ اولاد نرینہ کی خواہش ۔ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ۔ لیکوریا ۔ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد ٹاؤن کراچی نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510584
نزد وال مریکے روڈ چوک قلعہ کار دالا ضلع سیالکوٹ
نزد بس اڈہ اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 908
کوٹھی نمبر 2029 سٹریٹ 22 سیکٹر آئی 10 اسلام آباد
لاہور
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065